خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

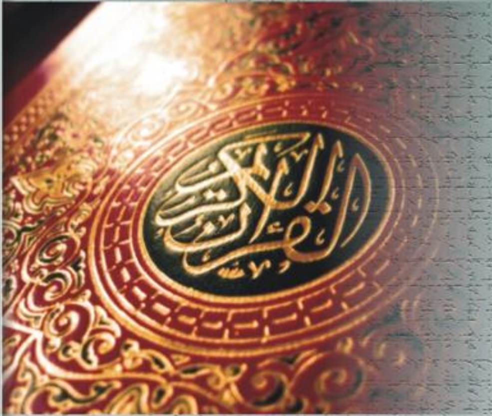

چوبیسواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

خلاصہ مضامینِ قرآن

چوبیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۞ (الزمر:۳۲)

آیات ۳۲ تا ۳۵

دو کردار اور ان کا انجام

یہ آیات انسانوں کے دو کردار اور پھر ہر کردار کا انجام بیان کر رہی ہیں۔ پہلا کردار اُس بدنصیب انسان کا ہے جو اللہ کے ساتھ جھوٹ منسوب کرتا ہے اور سچی بات کو جھٹلاتا ہے۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اور دعوتِ توحید کو جھٹلا دیتا ہے۔ ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اِس کے برعکس وہ انسان ہے جو ہمیشہ حق بیان کرتا ہے اور جب بھی اُس کے سامنے حق آئے اُسے نہ صرف قبول کرتا ہے بلکہ اُس کا ساتھ دیتا ہے۔ ایسے سعادت مند ہی متقی ہیں۔ اللہ اُن کے چھوٹے ہی نہیں بڑے گناہ بھی معاف فرما دے گا اور حق کا ساتھ دینے کا بہترین اَجر عطا فرمائے گا۔ اُنہیں ہر وہ نعمت فراہم کی جائے گی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اللہ ہمیں ایسا ہی کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۶ تا ۳۷

کیا اللہ، بندے کے لیے کافی نہیں؟

مشرکین اُن لوگوں کو جو صرف اور صرف اللہ ہی کو معبود مانتے ہیں، اپنے خودساختہ معبودوں کی ناراضگی سے ڈراتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو صرف اللہ ہی کو معبود مانتا ہے وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ ہی ہے جس کے اختیار میں جملہ مخلوقات کا نفع ونقصان ہے۔ مولانا محمد علی جوہرؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف
کافی ہے اگرایک خدا میرے لیے ہے

جسے اللہ توحید کی ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس بدنصیب کی گمراہی پر اللہ کا حتمی فیصلہ ہو جائے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ بے شک اللہ زبردست اور انتقام لینے والا ہے۔

آیات ۳۸ تا ۴۰

خودساختہ معبود بے اختیار اور لاچار ہیں

مشرکین یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ پوری کائنات کا خالق اللہ ہی ہے۔ان آیات میں اُنہیں آگاہ کیا گیا کہ اگر انسان پر اللہ کی طرف سے کوئی آفت نازل ہو تو کوئی خودساختہ معبود اُس کی مدد نہیں کرسکتا۔ اِسی طرح اگر اللہ کسی بندے کو اپنی رحمت سے نواز دے تو اللہ کی رحمت کو کوئی روک نہیں سکتا۔ دانش مندی یہ ہے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ آپ ﷺ مشرکین کو حق کی دعوت دیتے رہیں۔اگر وہ قبول نہ کریں تو اُنہیں چیلنج کریں کہ تم جو کچھ کرسکتے ہو کرلو۔ بہت جلد دیکھ لوگے کہ کس پر رسوا کن اور ہمیشہ طاری رہنے والا عذاب نازل ہوتا ہے۔

آیت ۴۱

داعی کی ذمہ داری حق پہنچانا ہے، منوانا نہیں

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو اُن کی ذمہ داری سے آگاہ کیا گیا۔اللہ نے اُن پر قرآنِ حکیم کی صورت میں حق نازل کردیا ہے۔اُن کی ذمہ داری ہے کہ یہ حق لوگوں تک پہنچا دیں۔اب لوگوں کا اختیار ہے کہ حق قبول کرکے ابدی نعمتوں کو حاصل کریں یا حق کا انکار کرکے ابدی عذاب سے دوچار ہو جائیں۔لوگوں سے حق کو منوانا نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری نہیں۔ اِس آیت میں داعی کے لیے ایک اہم ہدایت ہے۔اپنی ذمہ داری کی حد اگر سامنے نہ رہے تو داعی بہت بڑی گمراہی کا شکار ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی دعوت منوانے کے لیے لوگوں کی خواہش کے مطابق حق میں ترمیم کردیتا ہے یا حق کے بعض اجزاء کو چھپاتا ہے۔حق میں تحریف یا اُس کا

چھپانا اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔ اللہ ہمیں داعی بننے اور بلا کمی وبیشی حق کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۴۲

زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے

اللہ ہر انسان کو نیند کی صورت میں ایک موت سے دوچار کر دیتا ہے۔ جس کی زندگی کے دن پورے ہو چکے ہوں اُسے حقیقی موت دے دیتا ہے اور جس کی مہلتِ عمر باقی ہو اُسے عارضی موت یعنی نیند سے بیدار کر دیتا ہے۔ بلاشبہ انسان مکمل طور پر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ اِس آیت کے مضمون کی روشنی میں ایک ایمان افروز دعا ہے جو نبی اکرم ﷺ رات کو سونے سے قبل مانگا کرتے تھے:

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ

”اے میرے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو بستر پر لگا رہا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی اُٹھوں گا۔ اگر نیند کے دوران تو نے میری جان قبض کر لی تو اِس پر رحم فرمائیے گا۔ اگر تو نے مجھے دوبارہ زندہ کر دیا تو میری اِسی طرح سے حفاظت فرمائیے گا جیسی آپ اپنے نیک بندوں کی (آفات، فتنوں اور نافرمانیوں سے) حفاظت فرماتے ہیں“۔ (بخاری ومسلم)

آیات ۴۳ تا ۴۴

شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہے

ہر دور میں مشرکین یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اُن کے خودساختہ معبود روزِ قیامت اللہ کے ہاں اُن کے حق میں شفاعت کریں گے اور اُنہیں جہنم سے بچا کر جنت میں لے جائیں گے۔ اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ شفاعت کا مکمل اختیار اللہ کے پاس ہے۔ اُس کے سوا دیگر معبود بے اختیار ہیں۔ تمام انسان اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے۔ اللہ جس نیک بندے کو چاہے گا شفاعت کی

اجازت دے گا۔شفاعت کس کے حق میں کی جائے، یہ فیصلہ بھی اللہ ہی فرمائے گا۔

آیات ۴۵ تا ۴۶

اعمال کی جوابدہی سے بچنے کے لیے شرک کا سہارا

جو لوگ نہیں چاہتے کہ آخرت میں اُن سے اُن کے اعمال کی باز پرس ہو، ایسے ہی لوگ من گھڑت معبودوں کو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں اور اُن کی شفاعت کے ذریعہ حساب کتاب سے بچنا چاہتے ہیں۔ایسے لوگ توحیدِ خالص کی دعوت سے اختلاف کرتے ہیں اور جھوٹے معبودوں کی تعریف و تحسین سے خوش ہوتے ہیں۔روزِ قیامت اللہ فیصلہ فرما دے گا کہ کون حق پر ہے اور کون گمراہی سے دوچار ہے؟

آیات ۴۷ تا ۴۸

روزِ قیامت کوئی فدیہ سزا سے نہ بچا سکے گا

روزِ قیامت مشرکین چاہیں گے کہ ہر ممکن شے بطورِ فدیہ دے کر خود کو عذاب سے بچالیں لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔اُن کے تمام جرائم سامنے آجائیں گے۔عذاب بھی ایسا بدتر ہوگا جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتے۔اللہ ہم سب کو شرک اور روزِ قیامت کی رسوائی و بربادی سے محفوظ فرمائے۔آمین!

آیات ۴۹ تا ۵۲

اللہ کا احسان اور انسان کی ناشکری

انسان جب تکلیف سے دوچار ہوتا ہے تو گڑگڑا کر اللہ کو مدد کے لیے پکارتا ہے۔جب اللہ تکلیف دور کر دیتا ہے اور اپنی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ اِس نعمت کے حصول کو اپنی صلاحیت اور تدبیر کا نتیجہ قرار دے کر اللہ کی ناشکری کرتا ہے۔ ماضی میں بھی انسانوں کی یہ روش رہی اور اُنہیں اِس کی سزا ملی۔ جو لوگ آج بھی ناشکری کر رہے ہیں اگر باز نہ آئے تو عذاب کا سامنا کریں گے۔کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی ہے جو بندوں کا رزق وسیع کرتا ہے اور جب چاہے اُس میں کمی کر دیتا ہے۔لہٰذا درست روش یہ ہے کہ نہ صرف تکلیف میں اللہ کی طرف رجوع کیا جائے بلکہ نعمت اور راحت عطا ہونے پر بھی اللہ ہی کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا

جائے۔ اللہ ہمیں ہر حال میں اپنی ذات سے تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۵۳

قرآنِ حکیم کی سب زیادہ امید افزا آیت

اِس آیت میں گناہ گاروں کے لیے انتہائی امید افزا بشارت ہے۔ اعلان کیا گیا کہ کثرت سے گناہ کرنے والوں کو بھی اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ توبہ اگر سچی ہو تو اللہ ہر گناہ معاف فرما دے گا۔ بے شک اللہ ہے ہی بخشنے والا اور رحم فرمانے والا۔ بقول اقبال ؎

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

آیات ۵۴ تا ۵۵

عذاب آنے سے پہلے سچی توبہ کرلو

یہ آیات گناہ گاروں کو تلقین کر رہی ہیں کہ وہ اچانک عذاب آنے سے پہلے سچی توبہ کر لیں۔ سچی توبہ سے مراد یہ ہے کہ:

i- گناہوں پر واقعی ندامت ہو۔

ii- اللہ سے گناہوں کو چھوڑنے کا وعدہ کیا جائے۔

iii- گناہوں کو بالفعل چھوڑ کر توبہ کی سچائی ثابت کی جائے۔

iv- اگر کسی کا حق مارا ہے تو لوٹا دیا جائے یا اُس سے معاف کرا لیا جائے۔

v- اگر کسی کے ساتھ زیادتی کی ہے تو اُس سے معافی حاصل کی جائے۔

vi- آئندہ زندگی اللہ کے احکامات کے مطابق بسر کی جائے۔

vii- اللہ کے احکامات پر انتہائی خوبصورتی اور ذوق وشوق سے عمل کی کوشش کی جائے۔

آیات ۵۶ تا ۵۹

توبہ نہ کرنے والوں کی حسرت

جب اُن بدنصیبوں پر جو گناہوں سے توبہ نہیں کرتے اچانک عذاب آتا ہے تو وہ اپنے گناہوں

پر حسرت کرتے ہوئے افسوس کرتے ہیں کہ ہم نے عذابوں کی وعیدوں کو سنجیدگی سے نہیں سنا اور اُنہیں سنی ان سنی کر دیا۔ کاش اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم متقی بن جاتے۔ اگر اللہ اب ہمیں مہلت دے تو ہم اِس قدر نیک ہو جائیں گے کہ محسنین کے درجہ پر پہنچ جائیں گے، لیکن عذاب آنے کے بعد کوئی حسرت اور فریاد انسان کے کام نہ آئے گی۔ اللہ فرمائے گا کہ تمہارے پاس میرے احکامات آئے تھے لیکن تم نے اُنہیں جھٹلا دیا یا عملی طور پر پس پشت ڈال دیا۔ گویا عملی اعتبار سے تم نے بھی وہی روش اختیار کی جو کافروں نے کر رکھی تھی۔ لہٰذا آج کسی رعایت کی توقع نہ رکھو۔ اللہ ہمیں اپنے احکامات پر عمل اور موت کی گھڑی آنے سے پہلے پہلے گناہوں پر سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۰ تا ۶۱

روزِ قیامت اچھا اور برا انجام

روزِ قیامت ایسے لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے جو اللہ کے ساتھ جھوٹ منسوب کرتے ہیں یعنی کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں یا اللہ کی صرف شانِ رحیمی کا ذکر کر کے اور اِسی پر بھروسہ کر کے گناہوں پر کاربند رہتے ہیں۔ اللہ کے احکامات کی یوں ڈھٹائی کے ساتھ نافرمانی دراصل سرکشی اور تکبر ہے۔ تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اِس کے برعکس اللہ کی فرمانبرداری اختیار کرنے والوں کو ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیش کی راحت میں ہوں گے اور اُنہیں کوئی غم لاحق نہ ہوگا۔ اللہ ہمیں یہی انجام عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۲ تا ۶۳

اللہ پر بھروسہ ہر مشکل سے نکال دیتا ہے

شیطان انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر گناہوں پر توبہ کر لی تو مالی دشواریوں کا سامنا ہوگا۔ بعض لوگ ناراض ہو جائیں گے جس سے مشکلات پیدا ہوں گی۔ اِن آیات میں اللہ نے انسان کو تسلی دی کہ میں تمہارا خالق ہوں، تمہاری ضرورتوں کا نگران اور پورا کرنے والا ہوں۔ آسمان اور زمین کے تمام خزانے میرے اختیار میں ہیں۔ مجھ پر بھروسہ کر کے گناہوں

سے توبہ کرنے والوں کو میں مایوس نہیں کرتا۔ اُن کے لیے میں ہر مشکل سے نکلنے کی راہ پیدا کر دیتا ہوں۔ جو بدنصیب اللہ کی مذکورہ بالا بشارتوں پر ایمان نہیں رکھتے وہی درحقیقت خسارے میں جانے والے ہیں۔

آیات ۶۴ تا ۶۶

باطل کے ساتھ سمجھوتے کی زوردار نفی

سردارانِ قریش مکی دور کے آخر میں نبی اکرم ﷺ پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ وہ اُن کے ساتھ سمجھوتہ کرلیں۔ اِس سمجھوتے کے تحت ایک معین عرصہ تک نبی اکرم ﷺ مشرکین کے ساتھ مل کر اُن کے معبودوں کی عبادت کریں۔ پھر اتنے ہی عرصہ مشرکین صرف اور صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔ اِن آیات میں بڑی سختی کے ساتھ سمجھوتہ کی اِس پیشکش کو مسترد کر دیا گیا۔

باطل دوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

مشرکین کو آگاہ کیا گیا کہ اگر کسی نبی نے بھی بالفرض شرک کیا تو اُس کی تمام نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ گویا نبی کی طرف سے شرک کرنے کا امکان ہی نہیں۔ تمام انبیاء کو اللہ کی طرف سے حکم ہے کہ وہ صرف اور صرف اللہ ہی کی بندگی کریں اور اُس کے شکر گزار بن کر رہیں۔ نبی اللہ ہی کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اللہ کے باغیوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے۔

آیات ۶۷ تا ۷۰

قیامت کے مناظر

اِن آیات میں قیامت کے کئی مناظر کا بیان ہے:

i- روزِ قیامت پوری زمین اللہ کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ بلاشبہ ہم اللہ کی عظمت اور بڑائی کا اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔ اللہ ہر شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے۔

ii- روزِ قیامت جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو جملہ مخلوقات موت سے دوچار ہو

جائیں گی، سوائے اُن کے جنہیں اللہ زندہ رکھے گا۔

iii- جب دوسری بار صور میں پھونک ماری جائے گی تو تمام کے تمام انسان زندہ ہوکر میدانِ حشر میں حاضر ہوں گے۔

iv- اللہ تعالیٰ آسمانوں سے زمین پر نزول فرمائیں گے تاکہ انسانوں کا حساب لیں۔ نزولِ باری تعالیٰ سے زمین پر ایسا نورِ ربانی پھیلے گا کہ وہ جگمگا اٹھے گی۔

v- تمام انسانوں کے ہاتھوں میں اُن کے نامۂ اعمال دیئے جائیں گے۔

vi- انبیاء اور دیگر گواہ انسانوں کے اعمال پر گواہی کے لیے لائے جائیں گے۔

vii- ہر انسان کے انجام کا اُس کے اعمال کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اور کسی کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی جائے گی۔

آیات ۷۱ تا ۷۲

کافروں کی جہنم کی طرف روانگی

کافروں کو گروہوں کی صورت میں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ جب ایک گروہ جہنم کے پاس پہنچے گا تو اُس کے دروازے کھولے جائیں گے۔ جہنم پر مامور فرشتے اُن سے پوچھیں گے کہ کیا اللہ کے رسولوں نے تمہیں احکامات الٰہی نہیں سنائے تھے؟ کیا تمہیں روزِ قیامت کے برے انجام سے خبردار نہیں کیا گیا تھا؟ جہنم کی طرف آنے والے اقرار کریں گے کہ ہم تک حق پہنچ چکا تھا لیکن ہم نے جان بوجھ کر حق سے گریز کیا۔ اب اِن بدنصیبوں کو جہنم میں داخل کردیا جائے گا۔ بلاشبہ سرکشوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ...... اے اللہ ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیات ۷۳ تا ۷۴

متقیوں کی جنت کی طرف آمد

متقی یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنے والے، گروہوں کی صورت میں جنت کی طرف لائے جائیں گے۔ جب وہ جنت کے قریب پہنچیں گے تو اُس کے دروازے پہلے ہی سے کھلے ہوئے ہوں

گے۔ جنت پر مامور فرشتے اُنہیں مبارک باد دیں گے، اُن کی تحسین کریں گے اور ہمیشہ ہمیش کے لیے جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہونے کی بشارت دیں گے۔ اہلِ جنت اللہ کا شکر ادا کریں گے کہ اُس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور جنت کی وسیع وعریض سرزمین کا وارث بنایا۔ بلاشبہ عمل کرنے والوں کا نہایت خوب بدلہ ہے۔

جنت تیری پنہاں ہے تیرے خونِ جگر میں
اے پیکرِ گِل کوششِ پیہم کی جزا دیکھ

آیئے ہم بھی اللہ سے جنت کا سوال کریں:

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

''اے اللہ جو زبردست بھی ہے اور بخشنے والا بھی، ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے''۔

آیت ۷۵

فرشتوں کے درمیان اختلافات کا فیصلہ

فرشتے اللہ تعالیٰ کی باشعور مخلوق ہیں۔ وہ مختلف معاملات کے حوالے سے اپنی اپنی آراء رکھتے ہیں۔ جب اللہ کوئی حکم نازل فرماتا ہے تو وہ باہم اُس حکم کی حکمت کے حوالے سے اختلافِ رائے رکھتے ہیں۔ روزِ قیامت جب اللہ تمام انسانوں کے بارے میں فیصلہ فرمادے گا اور وہ جنت یا جہنم میں چلے جائیں گے۔ اب اللہ اُن کے درمیان اختلافِ رائے کا بھی فیصلہ سنا دے گا۔ تمام فرشتے مل کر کہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ...... کل شکر اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سورۂ مومن

صرف اللہ ہی سے دعا کرنے کا بیان

یہ سورۂ مبارکہ توحیدِ عملی کے اِس پہلو کو اجاگر کررہی ہے کہ ہمیں اپنی اطاعت کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اور صرف اُسی سے دعا کرنی چاہیے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

-	آیات ۱ تا ۶	عظمت وجلالِ باری تعالیٰ
-	آیات ۷ تا ۹	فرشتوں کی اہلِ ایمان کے لیے خوش کن دعا
-	آیات ۱۰ تا ۲۲	مضامین عبرت وموعظت
-	آیات ۲۳ تا ۴۶	آلِ فرعون کی سرکشی اور انجام
-	آیات ۴۷ تا ۵۰	اہلِ جہنم کی فریاد
-	آیات ۵۱ تا ۸۵	اللہ کے احسانات اور بندوں کی ناشکری

آیات ۱ تا ۳

دعا اللہ ہی سے مانگنی چاہیے

اِن آیات میں اللہ کی ایسی شان بیان ہوئی ہے جو اِس بات کی مظہر ہے کہ دعا صرف اُسی سے مانگنی چاہیے۔ بیان کیا گیا کہ قرآن حکیم اُس شان والے اللہ نے نازل فرمایا جو:

i- زبردست ہے یعنی ہر دعا پوری کرسکتا ہے۔

ii- سب جاننے والا ہے۔ اُسے علم ہے کہ کس بندے کی کیا حاجت ہے اور اس کی حاجت روی کن اسباب سے کی جاسکتی ہے۔

iii- شدید سزا دینے والا ہے یعنی مظلوموں کی فریاد رسی کرتے ہوئے ظالموں کو عبرتناک عذاب دے سکتا ہے۔

iv- بڑی وسعت والا ہے یعنی جو چاہے اور جتنا چاہے عطا کرسکتا ہے۔

بلاشبہ مذکورہ بالا صفات والی ہستی ہی معبودِ حقیقی ہے اور بالآخر اُسی کے سامنے حاضر ہونا ہے۔

آیات ۴ تا ۶

کافروں کا برا انجام ہے

اللہ کی آیات اور اُن میں بیان ہونے والی تعلیمات کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جنہوں نے کفر پر ہٹ دھرمی اختیار کر رکھی ہے۔ یہی روش قومِ نوحؑ اور کئی سابقہ قوموں کی تھی۔ اُنہوں

نے رسولوں پر دست درازی کی جسارت کی اور پھر اللہ نے اُنہیں ہلاکت سے دوچار کیا۔ اِسی طرح جو لوگ نبی اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کی تعلیمات کے انکار پر ڈٹے رہیں گے اُن کا بھی برا انجام ہوگا۔

آیات ۷ تا ۹

فرشتوں کی اہلِ ایمان کے لیے خوش کن دعا

یہ آیات بشارت دے رہی ہیں کہ اللہ کے مقربین یعنی اُس کا عرش اٹھانے والے اور عرش کے گرد طواف کرنے والے فرشتے اللہ کی تسبیح کرتے ہوئے اُن اہلِ ایمان کے لیے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جو گناہوں پر توبہ کرتے اور اللہ کے راستہ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں کہ نہ صرف ان مومن بندوں کو بلکہ اُن کے اہلِ ایمان باپ دادا، اولاد اور بیویوں کو جنت کی نعمت عطا کی جائے۔ اُنہیں ہر طرح کی سختی اور عذاب سے بچا لیا جائے۔ بلاشبہ جو خوش نصیب اُس روز کے شر سے محفوظ رہا اُس پر تو اللہ نے خوب رحمت نازل کر دی۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی فرشتوں کی دعاؤں کا مصداق بنائے اور اپنے سایۂ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۰ تا ۱۲

اہلِ جہنم کی عبرتناک بیزاری

اہلِ جہنم عذاب کی شدت سے برے حال میں ہوں گے اور بیزار ہو کر خود کو کوس رہے ہوں گے کہ اُنہوں نے دنیا کی وقتی لذتوں کے بدلے خود کو کتنے بڑے عذاب کا مستحق بنا دیا۔ اللہ فرمائے گا کہ تمہیں آج جو بیزاری ہو رہی ہے، مجھے اس سے زیادہ ناراضگی ہوتی تھی جب تم دنیا میں ایمان کی دعوت کو جھٹلاتے تھے۔ جہنمی عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! آپ نے ہماری روحوں کو بنایا اور عہدِ الست لینے کے بعد اُنہیں ایک موت سے گزارا۔ پھر اُنہیں زندہ کر کے جسم کے ساتھ دنیا میں بھیجا۔ پھر ایک موت سے دوچار کیا۔ پھر دوبارہ زندہ کیا۔ اِسی طرح ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج دے تا کہ ہم اپنے گناہوں کی تلافی کر سکیں۔ اللہ فرمائے گا ہرگز نہیں۔ دنیا میں

تم نے توحید کی خالص دعوت کو ٹھکرا دیا اور ایسے نظریات کو قبول کیا جس میں اللہ کے ساتھ دیگر معبودوں کو بھی شریک قرار دیا گیا تھا۔ اب اپنے شرک کے جرم کا مزا چکھو۔ آج کوئی تمہارا من گھڑت معبود تمہاری مدد کو نہیں آ رہا ہے اور فیصلے کا کل اختیار اُس اللہ کے پاس ہے جو بلند و بالا اور سب سے بڑا ہے۔

آیات ۱۳ تا ۱۵

اللہ ہی سے دعا کرو

اِن آیات میں تلقین کی گئی کہ تم صرف اللہ ہی کو پکارو خواہ کافروں کو کتنا ہی برا محسوس ہو۔ البتہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہاری سنے تو تم بھی اللہ کی سنو یعنی اُس کی مکمل اطاعت کرو۔ وہ اللہ تمہیں مسلسل اپنی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے اور آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے جس سے تمہارے لیے رزق پیدا ہوتا ہے۔ بارش کے ساتھ ساتھ اُس نے اپنے چنے ہوئے محبوب بندوں پر آسمان سے وحی کی صورت میں روحانی رزق بھی اتارا ہے۔ یہ وحی تمہیں خبردار کر رہی ہے کہ موت کے بعد تمہیں دوبارہ زندہ ہونا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہے۔

آیات ۱۶ تا ۱۷

روزِ قیامت اللہ کے سامنے حاضری

روزِ قیامت ہر انسان اللہ کی عدالت میں پیش ہوگا۔ ایک انسان کا کوئی بھی عمل اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ اُس روز پوچھا جائے گا کہ آج بادشاہی کس کی ہے؟ جواب دیا جائے گا اللہ کی ہے جو اکیلا ہے اور پوری طرح سے غالب ہے۔ پھر ہر انسان کو اُس کے عمل کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔ کسی کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی جائے گی۔ بے شک اللہ بہت جلد ہر انسان کا حساب لینے والا ہے۔ اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ ''اے اللہ! ہمارا حساب فرما، آسان حساب''۔ آمین!

آیات ۱۸ تا ۲۰

آخرت کا ہلا دینے والا منظر

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ لوگوں کو اُس دن سے خبردار کریں جو جلد آنے

والا ہے۔ اُس روز گھبراہٹ کا یہ عالم ہوگا کہ دلوں کی دھڑکن انتہائی تیز ہوگی۔ دل اچھل اچھل کر حلق تک پہنچ رہے ہوں گے اور لوگ بری طرح سے خوف کے مارے لرز رہے ہوں گے۔ ظلم کرنے والوں کے لیے نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ ہی کوئی سفارشی۔ اللہ اُن کا فیصلہ حق کے ساتھ کرے گا کیوں کہ وہ انسان کے ہر عمل سے واقف ہے۔ یہاں تک کہ وہ جانتا ہے کہ سینوں میں کیا نیت اور ارادے ہیں اور نگاہیں کیا کیا خیانت کرتی ہیں؟ لوگوں کے خودساختہ معبود نہ سب کچھ دیکھ سکتے ہیں اور نہ سب کچھ سن سکتے ہیں لہٰذا وہ کسی انسان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اللہ ہی ہے جو سب سننے والا اور سب دیکھنے والا ہے لہٰذا وہی برحق فیصلہ فرمائے گا۔

آیات ۲۱ تا ۲۲

تاریخ سے عبرت

ماضی میں کئی ایسی قومیں گزری ہیں جو قوت و وسائل میں انتہائی طاقتور اور شان وشوکت میں کہیں زیادہ نمایاں تھیں۔ بدقسمتی سے وہ اللہ کی نافرمان اور باغی تھیں۔ اللہ کے رسولوںؑ نے واضح دلائل اور پوری دل سوزی کے ساتھ اُن کی اصلاح کی کوشش کی لیکن انھوں نے سرکشی اور تکبر کی راہ اختیار کی۔ پھر اللہ نے اُنہیں تباہ و برباد کر دیا اور کوئی اُنہیں اللہ کی پکڑ سے بچا نہ سکا۔ اللہ ہمیں ماضی سے عبرت حاصل کرنے اور نیک لوگوں کی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۳ تا ۲۵

آلِ فرعون کی سرکشی

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو واضح معجزات کے ساتھ فرعون، ہامان اور قارون کی طرف بھیجا۔ اُن ظالموں نے حضرت موسیٰؑ کے پیش کردہ معجزات کو جادو قرار دے دیا۔ خود بھی گمراہ ہوئے اور اپنی قوم کو بھی گمراہ کیا۔ سرکشی کی انتہا یہ کی کہ بنی اسرائیل کے ہر پیدا ہونے والے بچے کو قتل کرنے کا ظالمانہ فیصلہ کیا۔ اللہ نے اُن ظالموں کی تمام سازشوں کو ناکامی اور ذلت سے دوچار کیا۔

آیات ۲۶ تا ۲۷

حضرت موسیٰ ؑ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ

فرعون نے اپنے سرداروں کے سامنے اِس خدشہ کا اظہار کیا کہ اگر حضرت موسیٰ ؑ کو مہلت دی گئی تو وہ اپنی دعوت اور معجزات کے ذریعہ لوگوں کو ہم نوا بنالیں گے۔ جوں ہی اُن کے پاس ایک مؤثر افرادی قوت جمع ہوگئی وہ ہمارے خلاف اعلانِ بغاوت کر دیں گے اور زوردار تحریک چلاکر ہمارے نظام کو نیست و نابود کر دیں گے۔ تم سب میرے اِس فیصلہ کو قبول کرلو کہ ہم حضرت موسیٰ ؑ کے خلاف آخری اقدام کے طور پر اُنہیں شہید کر دیں۔ حضرت موسیٰ ؑ نے فرعون کی سازش سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ کی پناہ طلب کی۔ اُنہوں نے فرعون جیسے متکبر اور سرکش انسان کے خلاف جو روزِ قیامت کے حساب پر یقین نہیں رکھتا تھا، اللہ سے مدد کی التجا کی۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی جس کی تفصیل اگلی آیات میں بیان ہوئی ہے۔

آیات ۲۸ تا ۲۹

مؤمنِ آلِ فرعون کا ایمان افروز کلمۂ حق

ایک ایسے مرحلہ پر جبکہ فرعون نے اپنے دربار میں حضرت موسیٰ ؑ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ پیش کیا، ایک مردِ مؤمن نے فرعون کے خلاف ایمان افروز کلمۂ حق کہہ کر جہاد کا اعلان کر دیا۔ یہ مردِ مؤمن پہلے ہی ایمان لا چکا تھا لیکن فرعون کے ڈر سے اِس کا اظہار نہیں کر رہا تھا۔ اُس نے بھرے دربار میں فرعون کے ناپاک منصوبے کو چیلنج کرتے ہوئے کہا:

"کیا تم ایسے انسان کو شہید کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ وہ تمہارے پاس واضح معجزات لے کر آیا ہے۔ اگر اُس کا دعویٰ رسالت جھوٹا ہے تو اُسے خود ہی اُس کی سزا ملے گی۔ اِس کے برعکس اگر وہ سچا رسول ہے تو پھر اُس کی بات کو جھٹلانے کا وبال ہمارے اوپر آکر رہے گا۔ آج ہمارے پاس حکومت و اختیار ہے لیکن کیا ہم اِس کی بنیاد پر اللہ کے عذاب کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟"۔

فرعون نے جواب میں کہا کہ میں تم سب کا خیر خواہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت موسیٰ ؑ

کی دعوت ہمارے پورے مفادات اور نظام کو تباہ کردے گی۔ ہمارے لیے کامیابی کا راستہ یہی ہے کہ ہم جلد از جلد حضرت موسیٰؑ کے خلاف فیصلہ کن اقدام کرگزریں۔

آیات ۳۰ تا ۳۵

مؤمنِ آلِ فرعون کی لرزا دینے والی تنبیہ

مؤمنِ آلِ فرعون نے فرعون کے جواب کو رد کرتے ہوئے قوم کو خبردار کیا کہ:

i- مجھے اندیشہ ہے کہ اگر تم نے حضرت موسیٰؑ کی دعوت کو جھٹلایا تو تمہارا وہی عبرتناک انجام ہوگا جیسا قومِ نوحؑ، قومِ عاد، قومِ ثمود اور بعد کی سرکش اقوام کا ہوا تھا۔

ii- مجھے ڈر ہے کہ تم پر ایک روز اچانک عذاب آئے گا۔ تم فریادیں کرتے ہوئے بھاگو گے لیکن کوئی تمہیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکے گا۔

iii- اِس سے قبل حضرت یوسفؑ نے بھی تمہاری اصلاح کی کوشش کی لیکن تم اُن کی دعوت کے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کرتے رہے۔ اُن کی وفات کے بعد تم نے سمجھا کہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔ اللہ شک میں پڑنے والے سرکشوں کو یوں ہی گمراہ کرتا ہے۔

iv- جو لوگ تکبر اور سرکشی کی وجہ سے اللہ کے رسولوںؑ کی دعوت کو جھٹلاتے اور اُس پر اعتراضات کرتے ہیں، اللہ اُن کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے اور وہ ہدایت کے حصول سے بالکل ہی محروم ہو جاتے ہیں۔

آیات ۳۶ تا ۳۷

حق سے توجہ ہٹانے کے لیے فرعون کی سازش

فرعون نے مؤمنِ آلِ فرعون کے ایمان افروز بیان اور حضرت موسیٰؑ کی دعوتِ حق سے توجہات کو ہٹانے کے لیے ایک سازش کی۔ اُس نے اپنے وزیرِ خاص ہامان کو حکم دیا کہ فوری طور پر بہت سی اینٹیں تیار کرو اور اُن سے میرے لیے ایک اونچا محل بناؤ۔ میں اُس پر چڑھ کر آسمان تک پہنچوں گا۔ زمین پر مجھے حضرت موسیٰؑ کا معبود نظر نہیں آیا۔ اب میں آسمان میں جا کر اُسے تلاش کروں گا۔ میں تو حضرت موسیٰؑ کو جھوٹا گمان کرتا ہوں۔ یوں محل کی تیاری کے

لیے ایک بہت بڑا تعمیراتی کام شروع ہو گیا اور لوگوں کی توجہات اُس کی طرف مرکوز ہو گئیں۔ فرعون اپنی سازش کی کامیابی پر خوش ہوا۔لیکن آخر کار اُس کی سازش مٹی کا گھروندا ثابت ہوئی اور وہ تباہی و بربادی کے برے انجام سے دوچار ہو کر رہا۔

آیات ۳۸ تا ۴۰

مؤمن آلِ فرعون کا رقت آمیز وعظ

مؤمنِ آل فرعون نے قوم کو آگاہ کیا کہ تمہارا خیر خواہ فرعون نہیں میں ہوں۔ میں تمہیں بھلائی کی راہ دکھاتا ہوں۔ دنیا کی زندگی عارضی اور یہاں کی لذتیں وقتی ہیں۔آخرت کی نعمتیں بہتر اور دائمی ہیں۔ جو اللہ کی نافرمانی کرے گا اُسے آخرت میں اپنے کیے کی سزا ملے گی۔ اِس کے برعکس جو اللہ کی فرمانبرداری کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور اس کے اعمال میں اخلاص بھی ہو تو اُسے جنت میں بغیر کسی حساب کے نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ اللہ ہم سب کو جنت کی دائمی اور لامحدود نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۱ تا ۴۵

آلِ فرعون کا بندۂ مومن کے خلاف جارحانہ روّیہ

بندۂ مومن کی دعوتِ حق کے جواب میں آلِ فرعون نے اُس پر پھر سے کفر اور شرک کی راہ اختیار کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ اِس رویہ پر بندۂ مومن نے فرمایا کہ اے میری قوم کے لوگو! میں تمہیں کامیابی کی راہ دکھا رہا ہوں اور تم مجھے جہنم میں لے جانا چاہتے ہو۔تم مجھے اللہ کے ساتھ کفر اور شرک کرنے کی ایسی دعوت دے رہے ہو جس کا کوئی جواز نہیں ، جبکہ میں تمہیں زبردست اللہ کی پکڑ سے بچنے اور اُس کی رحمت و بخشش کے سایہ میں آنے کے لیے بلا رہا ہوں ۔ بلاشبہ شرک اور کفر کے تصورات کی کوئی بنیاد نہیں۔ ہم سب نے آخر کار اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ جو لوگ حد سے گزرنے والے ہیں، اللہ اُنہیں جہنم کی آگ میں داخل کرنے کا حکم دے گا۔ایک وقت آئے گا کہ تم میری یہ نصیحتیں یاد کرو گے۔ میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ اللہ ہی تمہارے شر سے میری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ نے بندۂ مومن کو آل فرعون کے

شر سے محفوظ رکھا اور ایک برے عذاب کے ذریعے آلِ فرعون کو ہلاکت سے دوچار کر دیا۔

آیت ۴۶

عذابِ قبر کی طرف اشارہ

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ آلِ فرعون کو ہلاکت کے بعد اب صبح و شام آگ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ روزِ قیامت اُنہیں سخت ترین عذاب میں جھونک دیا جائے گا۔ اِس آیت سے اشارہ ملتا ہے کہ برے لوگوں کو عالمِ برزخ میں بھی عذاب دیا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ (الترمذی)

''قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے''۔

آیات ۴۷ تا ۵۰

اہلِ جہنم کی فریاد

جہنم میں داخل ہونے والے تمام لوگ اپنے سرداروں اور پیشواؤں سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمہیں بڑا سمجھتے تھے اور تمہاری پیروی کرتے تھے۔ کیا تم ہمارے عذاب میں کچھ کمی کرا سکتے ہو؟ سردار کہیں گے کہ اللہ ہمارے لیے عذاب کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمیں اِس مصیبت کو جھیلنا ہے۔ پھر تمام جہنمی، جہنم پر مامور فرشتوں سے درخواست کریں گے کہ وہ اللہ سے سفارش کریں کہ جہنمیوں کے عذاب میں ایک روز کمی کر دی جائے۔ فرشتے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس رسول واضح تعلیمات کے ساتھ نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے کہ رسول آئے تھے لیکن ہم نے اُنہیں جھٹلا دیا۔ فرشتے کہیں گے تو پھر عذاب کا مزا چکھتے رہو۔ گویا جہنمیوں کی کسی فریاد کا نتیجہ نہیں نکلے گا۔

آیات ۵۱ تا ۵۵

اللہ اہلِ حق کی ضرور مدد فرمائے گا

اِن آیات میں بشارت دی گئی کہ اللہ اپنے رسولوں اور دیگر سچے مؤمن بندوں کی دنیا اور آخرت میں ضرور مدد فرمائے گا۔ خاص طور پر آخرت میں یہ مدد انتہائی اہم ہوگی کیونکہ اُس روز

ظلم اور زیادتی کرنے والوں کی کوئی معذرت قبول نہ ہوگی اور نہ ہی وہ کسی بھی طور پر لعنت اور برے انجام سے بچ سکیں گے۔ ماضی میں جس طرح اللہ نے حضرت موسیٰؑ ، بنی اسرائیل اور مؤمنِ آلِ فرعون کی مدد کی اِسی طرح اللہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے مخلص امتیوں کی بھی مدد فرمائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کو بشارت دی گئی کہ اللہ کی مدد کا وعدہ بالکل برحق ہے۔ آپ ﷺ کی جدوجہد کامیابی کی منزل تک پہنچ کر رہے گی۔ البتہ اِس جدوجہد کے دوران اگر اللہ کے معیارِ مطلوب کے مطابق کوئی عمل نہ ہو سکا تو اُس کے لیے اللہ سے بخشش طلب کیجیے اور صبح و شام اللہ کی حمد و ثناء اور تسبیح کرتے رہیے۔ اللہ ہم سب کو راہِ حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور حق کے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد فرمائے۔ آمین!

آیات ۵۶ تا ۵۷

حق کے دشمنوں کے لیے وعید

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ حق کے دشمن اللہ کے احکامات پر جو اعتراضات کر رہے ہیں وہ بالکل ہی بے بنیاد ہیں۔ حقیقت میں اُن کا تکبر ہے جو اُنہیں حق کے سامنے سر جھکانے سے روک رہا ہے۔ وہ خود کو بڑا سمجھ رہے ہیں لیکن اللہ اُنہیں ذلیل کر دے گا۔ نبی اکرم ﷺ کے توسط سے اہلِ ایمان کو نصیحت کی گئی کہ وہ دشمنانِ حق کے مقابلہ میں اللہ کی پناہ طلب کریں۔ جو اللہ اتنی بڑی کائنات بنا سکتا ہے اُس کے لیے ایک معمولی جسامت کے انسان کو دوبارہ زندہ کرنا ہرگز مشکل نہیں۔ اللہ حق کے دشمنوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور اُنہیں اُن کے جرائم کی بھرپور سزا دے گا۔

آیات ۵۸ تا ۵۹

اللہ کے باغی اور اللہ کے وفادار برابر نہیں ہیں

جس طرح اندھے اور دیکھنے والے برابر نہیں اِسی طرح اللہ کے باغی اور اللہ کے وفادار برابر نہیں۔ دنیا میں یہ فرق ظاہر ہو، نہ ہو، آخرت میں ضرور ظاہر ہوگا۔ اُس روز حق کے دشمن ذلیل اور رسوا ہوں گے اور حق کا ساتھ دینے والے سرخرو ہوں گے۔ اِس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیے قیامت ضرور آ کر رہے گی خواہ لوگوں کی اکثریت اُس پر ایمان لانے سے انکار ہی کرتی رہے۔

آیت ۶۰

اللہ کا حکم ہے کہ مجھے پکارو

اِس آیت میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ مجھ ہی سے دعا کرو۔ ساتھ ہی بشارت دی کہ میں تمہاری دعا کو ضرور قبول کروں گا۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے ، راہرو منزل ہی نہیں

جو سرکش تکبر کی وجہ سے اللہ کو نہیں پکارتے اللہ اُن کے غرور کو خاک میں ملا دے گا اور اُنہیں ذلیل کر کے جہنم میں داخل کر دے گا۔ ہمارے لیے کتنی بڑی نعمت ہے کہ کل اختیار رکھنے والی ہستی ہمیں حکم دے رہی ہے کہ جو مانگنا ہے مجھ سے مانگو۔ اُس سے جتنا مانگا جائے گا وہ اتنا ہی خوش ہوتا ہے۔ کس قدر محرومی کا مقام ہے کہ ہم اللہ سے نہ مانگیں یا اللہ کو چھوڑ کر بے اختیار ہستیوں سے مانگیں اور اللہ کے ساتھ اُنہیں شریک کر کے ایک واضح ظلم کا ارتکاب کریں۔ اللہ ہمیں ہدایت عطا فرمائے ، ہر طرح کے شرک سے محفوظ فرمائے اور اپنی ذات سے مسلسل مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۱ تا ۶۵

دعا اُسی سے مانگو جو محسنِ حقیقی ہے

یہ آیات محسنِ حقیقی اللہ سبحانہ تعالیٰ کے بندوں پر حسبِ ذیل احسانات کا ذکر کر رہی ہیں:

i- اللہ نے انسانوں کے آرام وسکون کے لیے رات بنائی۔

ii- اللہ نے دن کو روشن بنایا تا کہ انسان ضروری سرگرمیاں انجام دے سکیں۔

iii- اللہ نے زمین کو جائے سکون بنایا تا کہ انسان اِس پر آسانی سے رہائشی ، تجارتی ، زراعتی اور دیگر سہولیات حاصل کر سکیں۔

iv- اللہ نے آسمان کو انسان کے لیے مضبوط چھت کی صورت عطا کی۔

v- اللہ نے انسان کو بہتر ساخت پر پیدا فرمایا۔

vi- اللہ نے انسانوں کوانتہائی پاکیزہ رزق عطا فرمایا۔

بلاشبہ اللہ ہی ہمارا خالق، رازق اور ہر ضرورت پوری کرنے والا ربِ کریم ہے۔ وہی محسنِ حقیقی ہے۔لہٰذا ہمیں اُس کی مکمل اطاعت کرتے ہوئے صرف اور صرف اُس کے سامنے ہاتھ پھیلانا چاہیے اوراپنی مرادیں مانگنی چاہئیں۔ ماضی کی اکثر قومیں اِس حقیقت سے غافل تھیں اوراللہ کے ساتھ دوسری ہستیوں کومشکل کشا، حاجت روا اور نجات دہندہ سمجھتی رہیں۔اللہ ہمیں اِس گمراہی سے محفوظ فرمائے اورتوحیدِ خالص اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

آیت ٦٦

باطل کے ساتھ مصالحت نہیں ہوسکتی

مشرکین مکہ نبی اکرم ﷺ پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ وہ اُن کے ساتھ مصالحت پر آمادہ ہوجائیں۔ایک معین عرصہ تک مشرکین کے ساتھ مل کر معبودانِ باطل کی عبادت کریں۔پھر مشرکین اتنا ہی عرصہ صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔اِس آیت میں دوٹوک فیصلہ سنا دیا گیا کہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کومنع کر دیا ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ باطل کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہیں کیا جائے۔اللہ کے نبی صرف اور صرف اللہ ہی کی بندگی اور فرمانبرداری کریں گے۔

آیات ٦٧ تا ٦٨

غور کرو، اللہ انسان کو کیسے تخلیق کرتا ہے

اللہ نے پہلے انسان حضرت آدمؑ کو مٹی سے بنایا۔اُن کے بعد ہر انسان کونطفہ سے بنایا۔نطفہ کو اللہ علقہ یعنی ایک جمے خون کی صورت دیتا ہے جورحمِ مادر سے چپک کرخون چوس چوس کر ترقی کرتا ہے۔آخر کار اللہ اُسے بچہ کی صورت میں دنیا میں لے آتا ہے۔یہ بچہ رفتہ رفتہ جوانی اور پھر بڑھاپے کوپہنچ جاتا ہے۔کچھ انسان درمیانی عمر ہی میں وفات پا جاتے ہیں۔گویا اللہ ہی زندہ کرتا ہے اوراللہ ہی موت دیتا ہے۔کیا کوئی اور ہستی ہے جوایسی کاریگری اورایسی شان کی حامل ہو۔اللہ ہمیں شرک جیسے کھلے ظلم سے محفوظ فرمائے۔آمین!

آیات ۶۹ تا ۷۷

جھٹلانے والوں کا برا انجام

اللہ کی کتاب اور اُس کے رسولوںؑ کی دعوت کو جھٹلانے والے اور اللہ کے احکامات اور نشانیوں کے حوالے سے بحث کرنے والے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کررہے ہیں۔ اُنہیں نام نہاد مذہبی پیشوا اپنے مفادات کی خاطر حق سے پھیر رہے ہیں۔ عنقریب اِن سب کی گردنوں میں طوق ہوں گے، اُنہیں کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹا جائے گا اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ جب اُن سے پوچھا جائے گا کہ کہاں ہیں تمہارے خودساختہ معبود؟ وہ اپنے شرک کے جرم سے صاف انکار کردیں گے لیکن اللہ کو دھوکہ نہ دے سکیں گے۔ اللہ فرمائے گا کہ یہ ہے تمہارے شرک اور تکبر کا انجام۔ اب ہمیشہ کے لیے جہنم کے ہولناک عذاب کا مزا چکھتے رہو۔

آیت ۷۸

معجزہ اللہ ہی عطا فرماتا ہے

مشرکینِ مکہ نبی اکرم ﷺ سے اپنی فرمائش کے مطابق معجزہ دکھانے کا مطالبہ کررہے تھے۔ جواب دیا گیا کہ ماضی میں اللہ نے کئی رسولؑ بھیجے۔ کچھ کا ذکر قرآنِ حکیم میں کردیا گیا اور کچھ کا نہیں۔ کسی رسولؑ کے لیے ممکن نہ تھا کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی معجزہ پیش کرسکیں۔ البتہ جب اللہ نے اُنہیں کوئی معجزہ عطا کیا اور اُسے دیکھ کر بھی جو قوم ایمان نہیں لائی تو پھر اللہ کا آخری فیصلہ آگیا اور وہ قوم شدید عذاب سے ہلاک کردی گئی۔

آیات ۷۹ تا ۸۱

چوپائے اللہ کی بہت بڑی نعمت ہیں

اللہ نے انسان کی سہولت کے لیے چوپائے تخلیق کیے ہیں جن کے کئی فوائد ہیں:

i- بعض ایسے طاقتور ہیں کہ انسان اُن پر سوار ہوکر دور دراز کی منزلیں طے کرتا ہے۔

ii- بعض حلال ہیں جن سے انسان گوشت جیسی لذیذ غذا حاصل کرتا ہے۔

iii- بعض باربرداری کے کام آتے ہیں اور بوجھل اشیاء دور دراز کے علاقوں اور بلند مقامات تک پہنچاتے ہیں۔

iv- اُن میں دیگر فوائد بھی ہیں مثلاً اُن سے دودھ جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے، اُن کی کھالوں سے قیمتی اثاثہ جات، گرم لباس اور کئی مصنوعات بنتی ہیں، اُن کی چربی سے گھی اور صابن حاصل ہوتا ہے اور اُن کی کھاد سے زراعت میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

جس طرح چوپائے خشکی کے لیے سواری ہیں اِسی طرح کشتیاں بحری سفر کے لیے نہ صرف سواری بلکہ اللہ کی نشانی ہیں۔ اللہ کی کیسی کیسی نشانیاں اور نعمتیں ہمارے سامنے ہیں پھر بھی انسانوں کی اکثریت اللہ کی وحدانیت اور اُس کے احکامات تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔

آیات ۸۲ تا ۸۵

مشرک قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرو

ماضی میں کئی ایسی قومیں گزری ہیں جو موجودہ اقوام کے مقابلہ میں افرادی قوت میں کثیر، اسباب اور ٹیکنالوجی میں بہت آگے اور زمین پر اثرات چھوڑنے کے اعتبار سے انتہائی نمایاں تھیں۔ جب اُن کے پاس رسول ؑ علمِ ہدایت لے کر آئے تو اُنہوں نے اپنی ٹیکنالوجی اور علوم وفنون کو بہتر سمجھتے ہوئے علمِ ہدایت کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔ البتہ جب اللہ کی طرف سے آفت آئی تو اُن کی ساری ٹیکنالوجی دھری رہ گئی۔ عذاب کے آثار دیکھ کر وہ اپنے جرائم کا اقرار کرنے لگے اور خالص توحید قبول کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ لیکن اب اصلاح کا وقت گزر چکا تھا۔ شدید عذاب نے اُنہیں ملیامیٹ کر دیا۔ اللہ ہمیں اُن کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ حم السجدۃ

اللہ ہی کی طرف دعوت دینے کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں توحیدِ عملی کا یہ پہلو نمایاں ہے کہ دعوت صرف اور صرف اللہ ہی کی بندگی کی دی جائے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۸ قرآن کی عظمت اور دعوت
- آیات ۹ تا ۱۲ زمین اور آسمانوں کی تخلیق

- آیات ۱۳ تا ۱۸ سرکش قوموں کا دنیا میں انجام
- آیات ۱۹ تا ۲۹ سرکش قوموں کا آخرت میں انجام
- آیات ۳۰ تا ۳۶ اللہ کا پسندیدہ کردار عزیمت کے درجہ پر
- آیات ۳۷ تا ۳۹ اللہ کی نشانیاں
- آیات ۴۰ تا ۴۵ عظمتِ قرآن
- آیات ۴۶ تا ۴۸ روزِ قیامت اعمال کا نتیجہ
- آیات ۴۹ تا ۵۱ انسان کی ناشکری
- آیات ۵۲ تا ۵۴ عظمتِ قرآن

آیات ۱ تا ۵

قرآن کی عظمت اور مشرکینِ مکہ کی ہٹ دھرمی

قرآنِ کریم ایک ایسی ہستی کا کلام ہے جس کی رحمت میں جوش بھی ہے اور تسلسل بھی۔ ایسے سعادت مند جو قرآنِ کریم کا علم سیکھنے کا ذوق وشوق رکھتے ہیں، اُن کے لیے قرآنِ حکیم کو آیات کی صورت میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور اسے ایک زندہ، فصیح، اور بلیغ زبان ''عربی'' میں نازل کیا ہے۔ لہٰذا اِس کتاب کا سیکھنا اور سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔ یہ کتاب نیک لوگوں کو اجرِ عظیم کی بشارت دیتی ہے اور مجرموں کو دردناک عذاب سے خبردار کرتی ہے۔ کفارِ مکہ کی بدقسمتی ہے کہ وہ اتنی عظیم نعمت کی ناقدری کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے بڑی ہٹ دھرمی سے کہہ رہے ہیں کہ آپ جو بھی دلیل ہمارے سامنے پیش کریں گے ہم آپ کی دعوت قبول نہیں کریں گے۔ آپ کی کوئی بات ہم پر اثر نہیں کرے گی۔ آپ تبلیغ کرتے رہیں اور ہم آپ کی مخالفت کرتے رہیں گے۔ اللہ دل کی ایسی سختی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۶ تا ۸

قرآنِ حکیم کی دعوت

قرآنِ حکیم کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ معبودِ واحد ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔ نبی

اکرم ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ لوگوں کو اللہ کی خالص بندگی کرنے اور اُس سے گناہوں کی بخشش طلب کرنے کا پیغام دے رہے ہیں۔ مشرکینِ مکہ اِس دعوت کو قبول نہیں کررہے لٰہذا اُن کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔ اُنھیں اُن کے جدِّ امجد حضرت اسمٰعیلؑ نے نماز ادا کرنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیا تھا (سورۂ مریم آیت ۵۵)۔ نماز کی تو اُنہوں نے صورت بگاڑ دی (سورۂ انفال آیت ۳۵) اور زکوٰۃ سرے سے ادا ہی نہیں کرتے۔ پھر اصل جرم یہ ہے کہ اُنہیں آخرت کے حساب کتاب کا کوئی یقین نہیں۔ اِسی لیے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ اِس کے برعکس جو لوگ قرآنِ حکیم کی دعوت قبول کریں گے اور اِس کے مطابق طرزِ عمل اختیار کریں گے، اُن کے لیے ایسا اجر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ ہمیں اپنے فضل سے ایسے ہی اجر کا مستحق بنائے۔ آمین!

آیات ۹ تا ۱۲

زمین اور آسمانوں کی تخلیق

اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے مجموعی طور پر چار دنوں میں زمین بنائی، اُس کے توازن کے لیے اُس پر پہاڑوں کا بوجھ ڈالا، اُس کے اندر مختلف اشیاء کے خزانے سمو دیے اور اُسے برکت و وسعت سے نوازا۔ اُس کے وسائل کو ایسی وسعت دی جو اُس پر بسنے والی تمام مخلوقات کے لیے کفایت کرنے والی ہے۔ اِس کے بعد اللہ نے دو دنوں میں سات آسمان تخلیق کیے، ہر آسمان کے لیے اُس کا عمل اور کردار طے کیا۔ آسمانِ دنیا کو ستاروں کے ذریعہ رونق بخشی اور اِن ہی کے ذریعے وحی کی حفاظت کا انتظام کیا۔ اللہ نے زمین اور آسمانوں کو حکم دیا کہ تمہیں میرے احکامات کے مطابق کردار ادا کرنا ہے۔ اُن دونوں نے بخوشی اللہ کے احکامات کی فرمانبرداری قبول کی۔ جس اللہ نے یہ سب تخلیقی عمل کیا ہے کیا کوئی اور اُس کا شریک ہوسکتا ہے؟ افسوس ہے اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں پر اور اُن پر بھی جو اللہ کے وجود ہی کا انکار کرتے ہیں۔

آیات ۱۳ تا ۱۸

قرآن کی دعوت جھٹلانے والوں کا برا انجام

اِن آیات میں اُن بدبختوں کے لیے وعید ہے جو قرآن کی صاف اور واضح دعوتِ حق کو

جھٹلا رہے ہیں۔ اُنہیں دھمکی دی گئی کہ اُن کا انجام بھی وہی ہوگا جو قومِ عاد اور قومِ ثمود کا ہوا۔ حضرت ہودؑ نے جب قومِ عاد کو اللہ کی بندگی کی دعوت دی تو اُنہوں نے تکبر سے اُس دعوت کو ٹھکرا دیا اور دعویٰ کیا کہ کوئی ہے جو ہم سے زیادہ طاقتور ہو؟ کوئی ہے جو ہمیں ہلاک کر سکتا ہو؟ جواب دیا گیا کہ جس اللہ نے اُنہیں بنایا ہے وہ اُن سے زیادہ طاقتور ہے۔ پھر اللہ نے اُن پر منحوس دنوں میں تیز ہوا چھوڑی جس نے اُن کو رسوا کرتے ہوئے ہلاک کر دیا۔ آخرت کا عذاب اُن کے لیے زیادہ رسوا کن ہوگا۔ قومِ ثمود نے حضرت صالحؑ کی دعوت پر گمراہی کو ترجیح دی۔ اُنہیں آخر کار ایک زوردار زلزلے نے ہلاک کر دیا۔ یہ بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔ البتہ ہر دور میں ایمان لانے والے اور اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے والے عذاب سے محفوظ رہے۔

آیات ۱۹ تا ۲۴

مجرمین کے خلاف اُن کی آنکھوں، کان اور کھالوں کی گواہی

روزِ قیامت مجرمین آتشِ جہنم کے پاس اکٹھے کیے جائیں گے اور جرائم کی شدت کے اعتبار سے اُن کی درجہ بندی ہوگی۔ پھر اُن پر جرائم ثابت کرنے کے لیے گواہ پیش ہوں گے۔ مجرمین کے لیے انتہائی پریشان کن صورت ہوگی جب اُن کی آنکھیں، کان اور کھالیں اُن کے خلاف گواہی دیں گی۔ وہ اُن سے شکایت کریں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ اُن کے اعضا جواب دیں گے کہ اللہ کے حکم سے۔ تم سمجھتے تھے کہ ہمارے جرائم سو پردوں میں ہو رہے ہیں اور اُنہیں کوئی نہیں جانتا۔ تمہارے اِسی گمان نے تمہیں برباد کر دیا۔ تم خاموش رہو یا آہ و فریاد کرو ،تمہاری کوئی فریاد نہیں سنی جائے گی۔ اب تمہیں آگ کے عذاب سے دوچار ہونا ہے۔ **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ**......اے اللہ ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیت ۲۵

برے لوگوں کے ساتھی بھی برے ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ نافرمانوں کی آزمائش کے لیے اُنہیں برے لوگوں کی رفاقت دیتا ہے۔ برے رفیقوں میں سب سے زیادہ گمراہ کرنے والا شیطان ہے جو ہر انسان کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔ یہ برے

ساتھی مزید جرائم کی راہ مجرمین کو سجھاتے ہیں اور اُن کے جرائم کو اُن کے لیے مزین کرتے رہتے ہیں۔ آخر کار وہ اللہ کی طرف سے ہدایت کی توفیق سے محروم کر دیے جاتے ہیں اور حقیقی و مستقل خسارے یعنی عذابِ جہنم کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

آیات ۲۶ تا ۲۹

تبلیغِ قرآن سے دشمنی کا انجام

مشرکینِ مکہ جانتے تھے کہ اگر نبی اکرم ﷺ تبلیغِ قرآن کرتے رہے تو لوگ قرآن کی تاثیر سے فیض یاب ہو کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے اور آخر کار اِسلام غالب ہو جائے گا۔ اُنہوں نے طے کیا کہ اگر اپنا غلبہ برقرار رکھنا ہے تو قرآن کی تبلیغ میں رکاوٹ ڈالو۔ جب حضرت محمد ﷺ لوگوں کو قرآن سنائیں تو شور شرابہ کرو تا کہ قرآن کا پیغام لوگوں تک نہ پہنچے۔ تبلیغِ قرآن کے دشمنوں کو اِن آیات میں دھمکی دی گئی کہ عنقریب اُنہیں بدترین عذاب دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم کی آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔ جن لوگوں کو اُنہوں نے گمراہ کیا ہے وہ روزِ قیامت اللہ سے التجا کریں گے کہ ہمیں گمراہ کرنے والے دکھائے جائیں تا کہ ہم اُنہیں اپنے قدموں تلے کچل کر ذلیل و رسوا کریں۔ اللہ ہمیں تبلیغِ قرآن کے مبارک کام کے لیے قبول فرمائے اور جان و مال سے اِس پاکیزہ مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۰ تا ۳۲

کل تعلیماتِ دینی کا خلاصہ وعطر ''اِستقامت''

اِن آیات میں کل دینی تقاضوں کی ادائیگی کے لیے لفظ استقامت آیا ہے۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ حقیقت یوں بیان ہوئی:

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ ؓ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْ لِيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَااَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا

کہ اِسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات بتایئے کہ میں آپ ﷺ کے علاوہ اِس بارے میں کسی اور سے کچھ نہ پوچھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اِس پر ڈٹ جاؤ''۔ (مسلم)

اللہ کو رب یعنی مالک اور پروردگار مان لینے کے بعد استقامتِ ظاہری یہ ہے کہ:

i- عبادتِ رب یعنی دلی آمادگی کے ساتھ اللہ کی مکمل اطاعت کرنا۔

ii- امر بالمعروف یعنی اللہ کی مرضی جاری و ساری کرنے کی کوشش کرنا۔

iii- نہی عن المنکر یعنی اللہ کی نافرمانی کو مٹانے کے لیے تن من دھن لگانا۔

اِستقامتِ باطنی سے مراد ہے کہ:

i- راضی برضائے رب ہونا یعنی اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہنا۔

ii- اللہ کا شکر کرنا یعنی ہر نعمت کو اللہ ہی کی عطا سمجھنا اور اِس پر نہ اترانا۔

iii- مَخَافَةُ اللّٰه یعنی اللہ ہی سے ڈرنا۔

iv- توکل علی اللہ یعنی اللہ پر بھروسہ کرنا اور اُسی سے امید رکھنا۔

v- تفویض الامر الی اللہ یعنی تمام معاملات اللہ کے سپرد کرنا۔

گویا لفظ اِستقامت میں ایک قیامت مضمر ہے۔ اِسی لیے صوفیاءِ کرام کا قول ہے کہ:

اَلْاِسْتِقَامَةُ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ كَرَامَةٍ

''اِستقامت ہزار کرامتوں سے بہتر ہے''۔

جو لوگ استقامت کی سعادت حاصل کرتے ہیں فرشتے دنیا میں اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ نہ ماضی کے حادثات پر غم کرو اور نہ مستقبل کے حوالے سے فکر کرو۔ تمہارا حال اللہ کے احکامات کے مطابق ہے لہٰذا کسی اندیشہ کی ضرورت نہیں۔ تمہاری ہر بگڑی اللہ بنا دے گا۔

کار سازِ ما بفکرِ کارِ ما
فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما

''ہمارا کارساز ہمارے مسائل کے حل کا دھیان رکھتا ہے۔ ہمارا بذاتِ خود اپنے مسائل کے حل کے بارے میں متفکر ہونا ہمیں پریشان کر دیتا ہے''۔

پھر فرشتے آخرت کے حوالے سے بھی خوشخبری دیتے ہیں کہ وہاں تمام نفسانی خواہشات کی تسکین کا سامان ہوگا اور وہ سب کچھ ملے جو انسان طلب کرے گا۔ یہ سب ابتدائی ضیافت ہوگی۔اصل انعام کیا ہے؟ حدیثِ مبارکہ میں اِس کی وضاحت بیان ہوئی:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اَعْدَدتُّ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَالاَ عَیْنٌ رَ اَتْ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلیٰ قَلْب بَشَرٍ وَاقْرَءُ وْاِنْ شِئْتُمْ "فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ" (بخاری، مسلم)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے اُن کا ذکر سنا اور نہ ہی کسی دل پر اُن کا خیال گزرا، اگر تم چاہو تو پڑھ لو **فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ** ......انسان نہیں جانتے کہ اُن کے لیے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ رکھی گئی ہے (سورۂ سجدہ آیت ۱۷)"۔

آیت ۳۳

بہترین بات - دعوت اِلی اللہ

اللہ کے نزدیک بہترین بات اُس کی ہے جو لوگوں کو اللہ کی توحید اور اُس کی بندگی کی طرف بلائے۔ یہ عمل انسان کے لیے صدقۂ جاریہ اور دوسروں کے لیے جہنم کی آگ سے بچانے والا، پائیدار خدمتِ خلق کا کام ہے۔ البتہ اللہ اِس دعوت کو اُسی صورت میں پسند فرماتا ہے جب کہ انسان خود بھی دعوت کے مطابق عمل کر رہا ہو۔ مزید یہ کہ دعوت دیتے ہوئے خود کو پارسا اور دوسروں کو حقیر نہ سمجھے۔ اِسی طرح دعوت کی بنیاد پر مسلمانوں میں کوئی نیا فرقہ پیدا نہ کردے بلکہ عام مسلمانوں میں شامل رہے۔ اللہ ہم سب کو دعوت الی اللہ کے پسندیدہ عمل کو اختیار کرنے اور اُس کے جملہ تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۴ تا ۳۶

برائی کا جواب اچھائی سے دو

اِن آیات میں دعوت کے مرحلے سے متعلق ایک اہم ہدایت دی جارہی ہے۔ مسلمانوں کو تلقین

کی جا رہی ہے کہ دعوت کے مخالفین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ وہ طنز کریں اور گالیاں دیں تو اُن کے حق میں ہدایت کی دعا کی جائے۔ وہ تشدد کریں تو خندہ پیشانی سے اُسے برداشت کریں۔ البتہ اپنے موقف پر ثابت قدم رہیں۔ یہ دراصل صبر کی اعلیٰ ترین منزل کا بیان ہے۔ کسی کی مخالفت میں خاموش رہنا اور جواب نہ دینا بھی صبر ہے۔ اعلیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ برائی کا جواب بھلائی سے دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کے برپا کردہ انقلاب کا یہ اہم مرحلہ تھا کہ جب تک مناسب قوت فراہم نہیں ہوتی برائی کا جواب اچھائی سے دیا جائے۔ اِس طرزِ عمل سے جانی دشمن بھی گرم جوش دوست بن جاتا ہے۔ اِس طرزِ عمل کو صبرِ محض (**Passive Resistance**) کہا جاتا ہے۔ مخالفت کے جواب میں صبرِ محض کی روش کی حکمت یہ ہے کہ:

i- اِس طرزِ عمل سے اپنی افرادی قوت کو بچایا جاتا ہے کیونکہ مخالفین کو اُنہیں مٹانے کا اخلاقی جواز نہیں ملتا۔

ii- دعوت و تبلیغ کے ذریعہ اور برائی کا جواب برائی سے نہ دے کر معاشرے کی خاموش اکثریت کی ہمدردیاں حاصل کر کے اپنی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

iii- ساتھیوں کی تربیت کے لیے مہلت لی جاسکے۔

iv- ساتھیوں میں انتقام کے جذبہ کو پکایا جائے تا کہ وقت آنے پر باطل کے خلاف بھرپور وار کیا جاسکے۔

البتہ برائی کا جواب اچھائی سے دینا آسان نہیں۔ نفس بدلہ لینے پر اکساتا ہے۔ یہ سعادت وہی حاصل کر سکتے ہیں جو بہت زیادہ صبر کرنے والے اور بڑے نصیب والے ہوں۔ البتہ اگر کبھی شیطان انسان کو مشتعل کر کے کوئی سخت بات کہلوا ہی دے تو فوراً اللہ کی پناہ طلب کی جائے۔ اللہ سب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اُس کی رحمت سے امید ہے کہ وہ معاف فرما دے گا۔

آیات ۳۷ تا ۳۸

مظاہرِ قدرت کو سجدہ نہ کرو

رات اور دن، سورج اور چاند بلاشبہ عظیم مظاہرِ قدرت ہیں۔ البتہ اصل تعریف مظاہرِ قدرت کی نہیں اُس اللہ کی ہے جو اِن سب کا خالق اور ظاہر کرنے والا ہے۔ لہٰذا پرلے درجے کی گمراہی ہے کہ خالق کے بجائے مخلوق کو معبود مان کر اُس کے سامنے سجدہ کیا جائے۔ اللہ کے مقربین تو دن رات اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں اور کبھی بھی اُس کی تسبیح اور فرمانبرداری سے تھکتے نہیں۔ اللہ ہمیں بھی مقربین کا سا طرزِ عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۳۹

زمین کو زندہ کرنے والا انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا

زمین اللہ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے۔ خشک سالی کی وجہ سے یہ ویران نظر آتی ہے گویا مردہ ہو۔ اچانک اُس پر بارش کا نزول ہوتا ہے اور یہ سبزہ اور مختلف نباتات سے نہ صرف زندہ بلکہ انتہائی حسین وجمیل ہو جاتی ہے۔ غور کا مقام ہے کہ جو اللہ مردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے کیا وہ انسانوں کو مرنے کے بعد زندہ نہیں کر سکتا؟ بلاشبہ وہ ایسا کر سکتا ہے اور وہ تو سب کچھ کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔

آیات ۴۰ تا ۴۲

عظمتِ قرآن

اِن آیات میں ایسے لوگوں کے لیے شدید وعید ہے جو قرآنِ حکیم کی آیات کا انکار کرتے ہیں یا اُن کے مفہوم میں تحریف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآنِ حکیم ایک زبردست کتاب ہے۔ آگاہ کیا گیا کہ جو لوگ اِس کتاب کے مضامین پر کھلم کھلا اعتراضات کریں گے یا کوئی لبادہ اوڑھ کر دھوکہ دینے کے انداز میں قرآن میں شکوک وشبہات پیدا کریں گے، ایسے لوگوں کی تمام کوششیں قرآن خود ہی ناکام بنا دے گا۔ اللہ نے صرف قرآن کے الفاظ کی نہیں بلکہ اِس کے صحیح مفہوم کی حفاظت بھی اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ بقول اقبال ؎

حرفِ اُو را ریب نے ، تبدیل نے
آیۂ اش شرمندۂ تعبیر نے

جو بد باطن قرآنِ حکیم کی آیات کا سیاق وسباق سے ہٹ کر یا احادیثِ مبارکہ سے ملنے والی رہنمائی کے برخلاف یا غلط محل ومقام کے حوالے سے مفہوم بیان کرتے ہیں وہ اللہ کے علم میں ہیں۔ایسے لوگ دنیا میں خواہشاتِ نفس کے تحت اللہ کی ہدایت میں تحریف کی کوشش کرلیں لیکن عنقریب روزِ قیامت اللہ کے سامنے مجرم بن کر حاضر ہوں گے۔ایسا ہی برا انجام اُن کا بھی ہوگا جواللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

آیات ۴۳ تا ۴۶

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

یہ آیات نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا مضمون بیان کررہی ہیں۔آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ماضی میں رسولوں کو اللہ کی کتابوں کے حوالے سے ایسے ہی اعتراضات کا سامنا رہا ہے۔اللہ یقیناً بہت بخشنے والا ہے لیکن سخت سزا دینے والا بھی ہے۔ جہاں وہ اپنے رسولوں اور سچے اہل ایمان کو بھرپور اجر سے نوازے گا وہیں حق کے مخالفین کو عبرتناک سزا بھی دے گا۔حق کے مخالفین نے طے کررکھا ہے کہ حق کو قبول نہیں کرنا۔اگر قرآنِ حکیم کو کسی عجمی زبان میں نازل کیا جاتا اور آپ ﷺ اُسے پڑھ کر سناتے تو یہ امر باعثِ حیرت ہوتا کہ عربی بولنے والا رسول عجمی کلام سنارہا ہے۔لیکن مخالفین نے پھر بھی اعتراض کرنا تھا کہ عربوں کی ہدایت کے لیے عجمی زبان میں وحی کیوں نازل کی گئی ہے؟۔آپ ﷺ اِن سے صاف صاف کہہ دیں کہ یہ قرآن مخلص اہلِ ایمان کے لیے ہدایت بھی ہے اوراُن کی جملہ باطنی بیماریوں کے لیے شفا بھی۔البتہ جوحق کی مخالفت میں ڈٹ گئے ہیں یہ قرآن اُن کی ضد میں اوراضافہ کا باعث اوراُنہیں ہدایت سے مزید محروم کرنے والا ہے۔ ماضی میں حضرت موسیٰ ؑ کے ساتھ بھی مخالفین نے یہی طرزِ عمل اختیار کیا۔اِس کی وجہ سے بعض سادہ لوح لوگ بھی شکوک وشبہات کا شکار ہوگئے۔عنقریب نتیجہ ظاہر ہوکر رہے گا۔اچھے عمل کرنے والے سرخرو ہوں گے،حق کی مخالفت کرنے والے ذلیل ورسوا ہوں گے۔نتیجہ کردار کی بنیاد پر ظاہر ہوگا اوراللہ کسی پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

توبہ کی فضیلت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یقیناً اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب وگیاہ زمین میں سفر کر رہا ہو اور اس کے ساتھ اس کی اونٹنی پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی ہو۔ سفر کے دوران اس شخص کو نیند آئے اور وہ سو جائے جب اس کی آنکھ کھلے تو دیکھے کہ اس کی اونٹنی غائب ہے۔ وہ اس اونٹنی کو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ اسے شدید پیاس لگے۔ اور وہ یہ سوچے کہ میں وہیں لوٹ جاتا ہوں جہاں پر میں آرام کر رہا تھا اور وہیں پر اپنی موت کا انتظار کرتا ہوں۔ وہ آکر اپنے ہاتھوں پر سر رکھ کر لیٹے کہ اسے موت آجائے۔ کچھ دیر بعد اس کی آنکھ کھلے تو وہ دیکھے کہ اس کی اونٹنی اس کے پاس موجود ہے اور اس کا کھانا اور سامان بھی اس پر موجود ہے۔ پس یقیناً اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس اونٹنی والے سے، جس پر اس کا سامان بھی تھا، زیادہ خوش ہوتا ہے''۔ (متفق علیہ)

قرآنِ مجید کے حقوق

حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''اے قرآن والو! قرآن کو اپنا تکیہ اور سہارا نہ بنالو، بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو عمدہ آواز سے پڑھا کرو اور اس میں غور و فکر کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ اور اس کے ثواب کے حوالے سے جلدی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب (اپنے وقت پر) ملنے والا ہے''۔ (کنزل العمال)

قرآنِ حکیم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا نبی اکرم ﷺ نے ''جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور آپس میں اسے سیکھتے اور سکھاتے ہیں تو ان پر سکون اور اطمینان کا نزول ہوتا ہے اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا تذکرہ اپنے مقربین کی محفل میں کرتا ہے''۔ (صحیح مسلم)